ہدایت کی۔ مگر جین سماج کی شومیٔ قسمت سے کارگر ثابت نہ ہوئی۔
تاہم اِس کوشش کا اتنا اثر ہوا۔ کہ دھارمک کاموں میں اختلاف
مٹ گیا۔ اور وہ ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے لگے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔
اگر اُس وقت مختلف جاتیاں مِلکر جین سماج کی سنسارک اور
دہارمک حالت کو دُرست کرنے کی کوشش کرتیں۔ شاستر
بھنڈاروں کو کھلوانے میں کچھ دقت محسوس نہیں ہوئی۔ کیونکہ اِس
بات کا اُپدیش پہلے ہی کافی دیا جاچکا تھا۔ وہ تنگ و تاریک
تہ خانوں سے نکالکر روشنی میں لائے گئے۔ اور اُن کے مطالعہ
سے فیضیاب ہونے کا ہر خاص و عام کو موقع مِلگیا۔ اُن دنوں
مشہور ریسرچ سکالر پیٹرسن احمد آباد میں ریسرچ کا کام کر رہا تھا
باوجود کوششوں کے اُسے مفید مطلب جین شاستر دستیاب
نہ ہوئے تھے۔ آپ کے اُپدیش سے پُستکیں تہ خانوں سے نکالکر
لائبریریوں میں چُنی گئیں اور باقاعدہ فہرستیں بننے سے پیٹرسن کا
ارادہ بر آیا۔ اور اُس نے چند ایک جین شاستروں کو بغور دیکھا۔
وہ اکثر آپ کے پاس آیا کرتا تھا اور آپ کی علمیت کا مداح تھا ایک
دن جب کہ آپ سادھوؤں کو سبق پڑھا رہے تھے۔ پیٹرسن
اُپاسرے میں تشریف لایا۔ اور آپ سے درخواست کی کہ وہ اُنکا
سادھوؤں کو پڑھانے کا طریقہ دیکھنا چاہتا ہے۔ آپ نے اجازت
دے دی اور وہ اندر چلا آیا پیٹرسن آپ کا پڑھانے کا طریقہ
اور چیلوں کے دل میں گرو کے لئے عزت کے جذبے اور اُنکو جین
طریقے کے مطابق سبق لیتے ہوئے دیکھکر نہایت خوش ہوا۔

احمد آباد میں کئی ایک مندروں سے وابستہ تہ خانے تھے جن میں اسلامی جور و تعدی کے زمانہ میں پرتمائیں (مورتیاں) بند کر دی گئی تھیں۔ اگرچہ اندھیر گردی کا زمانہ گذر چکا تھا۔ اور ملک میں امن و امان تھا۔ پھر بھی وہ تہ خانے بند ہی پڑے تھے آپ کے اپدیش سے انھیں کھلوایا گیا۔ اور وہاں اُن کی پوجا بھگتی ہونے لگی۔ جیرن ادھار فنڈ قایم ہو گیا۔ اور شکستہ مندروں کی مرمّت ہونے لگی۔ دھارمک تعلیم کے متعلق تھوڑا بہت بندوبست تو ہو ہی چکا تھا۔ اب اُسے بہتر بنانے کی کوشش کی گئی پروشنوں کے دنوں میں مندروں میں اٹھائی مہوتسو ہوتے رہے۔ اور شان و شوکت سے رتھ یاترا اور جلوس نکلتے رہے۔ آپ کا اُپدیش ہر خاص و عام کے لئے یہ تھا۔ کہ دنیاوی اخراجات کو کم کر کے دھرم کی اشاعت کے لئے اِس طرح جلسے مہوتسو کرو جس سے سماج مضبوط ہو اور دوسرے لوگوں پر جین دھرم کا سکّہ بیٹھ جائے۔ گجرات میں بیاہ شادی کے موقعوں پر زر کثیر صرف کر کے در گھوڑے اور برادری کو پُر تکلّف ضیافتیں کھلانے کا رواج تھا۔ آپ نے اُسے کم کر کے جینیوں کو کفایت شعاری کا اُپدیش دیا۔

آپ کے کئے ہوئے اُپکار سے متاثر ہو کر شری سنگ احمد آباد نے آپ کو کچھ صلا دینے کی تجویز کی۔ اِس غرض سے ایک روز سیٹھ پریما بھائی جی نے دیا کھیان میں آپ سے درخواست کی "گورو مہاراج" جو اُپکار آپ نے ہمارے پر کئے ہیں۔ ہم اُن کا عوض کسی طرح بھی نہیں دے سکتے۔ آپ نے ہماری درخواست پر

سینکڑوں میلوں کا سفر طے کر کے دوبارہ ہمیں درشن دیئے ہیں۔ برائے مہربانی آپ فرما دیں کہ ہم سیوک آپ کی کیا خدمت بجا لا سکتے ہیں"۔ آپ نے جواب دیا۔ میں نے کیا اپکار کیا۔ یہ سب گورو مہاراج کی کرپا ہے۔ کام کرنے والے تو آپ ہیں۔ میں صرف نمت (ذریعہ) ہوں۔ میری خدمت اِسی میں ہے کہ میرے دیئے ہوئے دھرم اُپدیش کو دل میں جگہ دیکر اُس پر عمل کرو۔ سیٹھ پریما بھائی جی نے پھر کہا۔ شری سنگ احمد آباد کی رائے ہے کہ آپ نے سناتن جین دھرم کے جو پیرو پنجاب میں بنائے ہیں۔ اُن کی کچھ مدد کی جاوے۔ کرپا کر کے آپ ہی ہمیں بتا دیں کہ ہم اُن کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔ یہ سنکر مہاراج صاحب خوش ہوئے اور کہا۔ "پنجاب میں کوئی سو دو سو جینی نہیں ہیں وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ آپ قول پر پختہ رہیں میں کسی وقت اُن کی مدد کے لئے شری سنگ احمد آباد سے بھیک مانگوں گا۔

چترماس کے اختتام کے قریب ایک رات سندھیا کے بعد آپ نے سیٹھ پریما بھائی سے کہا۔ آپ کو قول یاد ہے میں پنجابیوں کے لئے کچھ مانگتا ہوں آپ دیجئے سیٹھ صاحب نے کہا۔ ہم اپنے پنجابی بھائیوں کی خدمت کر کے نہایت خوش ہونگے۔ آپ حکم کریں ہم اُسے بجا لا دیں گے۔ آپ نے کہا۔ ذرا سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ میرے مانگنے پر انکار کر دو۔ کیونکہ جب میں ایک دفعہ مانگ چکونگا تو پھر آپ کو وہ اشیاء دینی ہی پڑیں گی۔ سیٹھ صاحب نے ہنسی سے کہا۔ مہاراج ہم بنیئے ہیں۔ آپ کے مانگنے پر دیں گے

توضرور مگر سیر مانگو گے تو آدھ سیر دیں گے۔ آپ نے بھی اسی طرح
جواب دیا۔ اگر آپ بنیئے ہو تو میں بنیوں کا گُورو ہوں۔ سیر چیز مانگونگا
اور سوا سیر لیکر چھوڑوں گا۔ اِس قسم کی بات چیت کے بعد آپ
نے کہا۔ شری سنگ احمد آباد پنجابی جینیوں کی کچھ خدمت کرنا
چاہتا ہے۔ اِس میں میرا مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ آپ جانتے
ہی ہیں کہ پنجاب میں دیو پوجن کے لئے نہ مندر ہی ہیں۔ اور نہ مورتیاں۔
مندر تعمیر کرنے کا اُنھوں نے ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اب مورتیوں
کی ضرورت ہے۔ وہ آپ کے یہاں مندروں میں بہت تعداد میں
موجود ہیں۔ اگر آپ پنجاب نواسی سودھرمیوں کو اپنی محبت اور
اُلفت کا کوئی تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں تو ویتراگ پرماتما کی منوہر
پرتماؤں سے بڑھکر بے بہا تحفہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ ایسے تحفہ کو
لیکر ہمیشہ کے لئے گجرات نواسیوں کے مشکور رہیں گے۔ یہ سنکر
سیٹھ لوگ بہت خوش ہوئے مگر صبح ہی جب یہ خبر شہر میں مشہور
ہوئی۔ تو چند کوتاہ اندیش آدمیوں نے رکاوٹ ڈالنا شروع کیا اور
بے معنی اعتراض اٹھائے۔ آخرکار سمجھدار طبقہ کی رائے غالب
رہی اور شری سنگ احمد آباد کی منظوری سے کئی ایک پرتمائیں
پنجاب بھیجنے کے لئے آپ نے چُن لیں۔ ایک روز ویاکھیان میں
کھڑے ہوکر ایک سیٹھ نے کہا۔ بھائیو میری رائے ہے کہ مورتیاں
پنجاب دیش میں بھیجنے کیلئے چُنی گئی ہیں اُنھیں بھیجنے کا خرچ بھی شری
سنگ احمد آباد ادا کرے کیونکہ جو چیز تحفہ کے طور پر پیش کی جاتی
ہے۔ وہ سجن (محسن) کے گھر پہنچائی جاتی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے

کہ ہم اپنے ہی خرچ سے ان مورتیوں کو پنجاب کے شہروں میں گورُو مہاراج کے احکام کے مطابق پہنچاویں اِس معقول تجویز سے ہر ایک نے اتفاق کیا - اور اُسی وقت ۳۵۰۰ روپیہ اکٹھا ہو گیا - جس سے تمام مورتیاں پنجاب کے شہروں میں بھیجی گئیں -

خاص سیٹھ پریما بھائی نے مہاویر سوامی جی کے مندر کی بالائی منزل سے سات عدد مورتیاں اس طرح چند ایک مورتیاں سیٹھ دلپت بھائی کی ماتا جی نے دیں - وہ ایک روز اُپاسرہ میں درشن کو آئیں - سیٹھ دلپت بھائی بھی وہیں مہاراج صاحب کے قدموں میں حاضر تھے - آپ نے سیٹھ کی ماتا سے کہا کہ مجھے شری سمبھوناتھ جی کے مندر سے دو مورتیاں پسند ہیں اگر آپ اجازت دیں تو وہ پنجاب بھیجدی جاویں - ماتا یہ سنکر خاموش رہیں - مگر سیٹھ دلپت بھائی نے کہا - ماتا جی خاموش کیوں ہو گورُو مہاراج نے مورتیاں مانگی ہیں - دے دو - ماتا نے ہاں کہہ دی آپ نے کہا - کہ ابھی ایک چیز اور مانگنی ہے - مورتیاں تو پنجاب میں پہنچ ہی جاویں گی - پنجابیوں کو چندوؤں کی (زربفت سایبان) ضرورت ہے - تم بھی ایک دو - ماتا نے کہا - کہ میرے پاس تین چھوٹے چندوے موجود ہیں - اگر آپ چاہیں تو تینوں ارسال کر دوں اس پر سیٹھ دلپت بھائی نے کہا - ماتا جی - اگر کوئی چیز بھینٹ کرنی ہو تو وہ بہتر سے بہتر ہونی چاہیئے ابھی حال میں جو چندوہ پانچسو روپیئے کی لاگت سے بنوایا ہے اُسے بھیجدو پنجابی دیکھ کر خوش ہونگے - ماتا نے کہا - بہت اچھا وہ پنجابیوں کا ہو چکا فوراً

گھر سے منگوا کر پنجاب بھجوا دو۔ اسی طرح بہت سی مورتیاں اور قیمتی اشیاء پنجاب روانہ کی گئیں۔

پالی تانہ سے بھی تقریباً تیس پتیس پرتمائیں شری سنگ احمد آباد کی معرفت دستیاب ہوئیں۔ کچھ نواسی سیٹھ نرسی کیشو جی بمبی کے برگزیدہ اصحاب میں سے تھے۔ اُن سے بھی پندرہ مورتیاں شترنجے تیرتھ سے پنجاب بھیجنے کی اجازت مانگی گئی۔ سیٹھ صاحب نے جواب میں تحریر کیا کہ میرے پاس مورتیاں تھوڑی ہیں۔ اس لئے برائے مہربانی پندرہ کی بجائے حسب پسند دس لے لی جاویں۔ آپ کا ارادہ بڑی بڑی مورتیاں لینے کا تھا۔ مگر اس خیال سے کہ سیٹھ صاحب کو قلق نہو پانچ چھوٹی مورتیوں پر نشان لگوائے۔ بمبئی نواسی سیٹھ ہرچند دیپچند آپ کے ہمراہ تھے انھوں نے کہا مہاراج چھوٹی مورتیوں کے بجائے بڑی کیوں نہیں لیتے۔ سیٹھ صاحب کی اجازت حسب پسند دس مورتیاں لینے کی ہے۔ تو پھر کیوں نہ فائدہ اٹھایا جاوے۔ آپ نے باقی پانچ بڑی بڑی مورتیوں پر نشان لگایا۔

سیٹھ موتی شاہ کی ٹونک میں سہسر پھنا پارشو ناتھ جی کی ایک مورتی نہایت ہی اچھی تھی۔ آپ اُسے پنجاب بھجوانا چاہتے تھے مگر موتی شاہ کا منیم جیتیوں کے پکش میں تھا۔ جب آپ اور مندروں سے مورتیاں بھجوا رہے تھے تب وہ منیم جتیوں کے بہکانے سے علانیہ کہتا تھا کہ آنند وجے اگر میرے سیٹھ کی ٹونک سے کوئی مورتی لے کر دکھلائے تو میں اس کے رسوخ کو سمجھ سکوں جب تک میں زندہ ہوں کسی کو ایک مورتی بھی دینے نہیں دوں گا۔ یہ بات آپ کے سننے

ہیں بھی آئی مگر اُس وقت کچھ نہ کہا۔ دل میں خیال کر لیا کہ اب سمسر بھناپارشناتھ جی کی مورتی کو موقع ملنے پر ضرور ہی پنجاب میں بھجوانا ہے۔ تاکہ جتیوں کو اپنی طاقت کا گھمنڈ نہ رہے۔ غرض جو آپ نے کہا وہ کر دکھایا۔

بکرم سمت ۱۹۴۲ کے چترماس کے لئے احمد آباد میں ہی بڑودہ بھڑوچ۔ سورت وغیرہ شہروں سے درخواستیں آنے لگیں۔ اِس وقت سورت میں حالم منی کا زور تھا اور وہ اعلانیہ کہتا تھا۔ کہ اِس زمانہ میں کوئی جین سادھو ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس نے جین فلاسفی پر اپنے خیالات کے اشاعت کے لئے ایک کتاب "بنام ادھیاتم سار" تصنیف کی تھی اُس کتاب کے پڑھنے سے جین دھرم کے متعلق کئی ایک غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں تھیں کیونکہ اُس کے لکھنے کا مدعا محض خود غرضی تھا۔ حالم منی اپنی علمیت کے باعث سورت کے بہت سے جینیوں کو اپنے جال میں پھنسا رہا تھا۔

بال برہمچاری سیٹھ کلیان بھائی شنکرداس جی جیسے سمجھ دار دھارمک لوگوں کو حالم منی کی غلطیوں کا احساس تھا۔ مگر اُسے راہِ راست پر لانے کی ہمت نہ تھی۔ شری سنگ سورت نے آپ کے پاس احمد آباد میں ایک ڈیپوٹیشن زیر سرکردگی بال برہمچاری سیٹھ کلیان بھائی شنکرداس سیٹھ پھول چند۔ شو چند۔ سیٹھ چھگن چند بھائی چند سیٹھ جونی بھائی۔ کستور چند۔ سیٹھ گوکل چند لال بھائی۔ سیٹھ کلیان چند وجے چند وغیرہ شری سنگ سورت کے برگزیدہ اصحاب کو احمد آباد روانہ کیا ڈیپوٹیشن نے "ادھیاتم سار"

کتاب مہاراج صاحب کو پیش کی اور حاکم منی کے حالات سنائے۔ اور انھیں سمت ۱۹۴۲ کا چترماس سورت میں کرنے کی درخواست کی۔ یہ ڈیپوٹیشن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ سورت نواسی جینیوں کو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی۔ حاکم منی کو یقین تھا کہ اس کے دلائل ناقابل تردید ہیں۔ اور آپ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ مگر بہت سے جینیوں کو اس بات کا پختہ یقین تھا۔ کہ حاکم منی بہت جلد خاموش ہو جائے گا۔ احمد آباد میں آپ نے ایک کتاب "بنام سمیکت شلیوادھار" تصنیف کی۔ یہ کتاب سیٹھ مل کوٹھاری کی بنائی ہوئی کتاب سمیکت سار کے جواب میں لکھی گئی تھی۔

چترماس ختم ہونے کے بعد آپ شری شترنجے تیرتھ پر آئے وہاں سے کئی ایک مقام پر ہوتے ہوئے۔ ریاست لیمڑی میں تشریف لائے آپ کے دھرم اُپدیش کی تعریف سنکر راجہ صاحب اپنے پنڈتوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے بہت دیر تک پنڈت آپ سے سنسکرت میں بات چیت کرتے رہے۔ جتنے ایام آپ یہاں ٹھہرے راجہ صاحب روزمرّہ درشن کو آتے رہے۔ اور آپ سے دھرم کے متعلق سوال و جواب کر کے نہایت خوش ہوتے تھے۔ آپ نے کھمبات کے شاستر بھنڈاروں کی تعریف سن رکھی تھی۔ اُن کے ملاحظہ کے لئے آپ شہر کھمبات میں تشریف لائے۔ سیٹھ پوپٹ بھائی امر چند نے بڑے جلوس کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کی حسب خواہش شہر کے بھنڈاروں کو کھلوا دیا۔ ایک طرف آپ جین آچاریوں کے علم و ہنر کے

خزانوں کو دیکھکر خوش ہوتے تھے۔ دوسری طرف جین سماج کی جہالت کو دیکھکر افسوس کرتے تھے یہ صرف جینی لوگوں کی بے علمی اور بے سمجھی کا نتیجہ تھا کہ نہایت قیمتی کتابیں پڑی پڑی گل اور سڑ رہی ہیں۔ آپ کے اپدیش سے کھمبات کے جینیوں نے روپیہ جمع کر کے قدیم شاستروں کو جو تاڑ پتروں پر لکھے ہوئے تھے۔ اور زمانہ کے اثرات سے نابود ہو رہے تھے۔ نقل کرایا۔ بعض کی جلدیں بندھوائی گئیں اور بعض قیمتی اور نایاب شاستروں کو کپڑوں میں لپیٹ کر الماریوں میں لگوایا گیا۔ اگیان تمر بھاسکر نام کی کتاب جو آپ نے انبالہ میں نامکمل چھوڑ دی تھی اسے کھمبات میں لکھ ڈالا۔ بکرم سمت ۱۹۴۲ کا چترماس شروع ہونے سے پہلے آپ سورت کے قصد سے کھمبات سے روانہ ہو کر بھڑوچ میں آئے اِس جگہ بیسویں ترتھنکر شری منی سوبرت سوامی جی کی نہایت قدیم پرتما کے درشن کئے۔ سورت کے جینیوں کو آپ کی آمد آمد کا اِس قدر شوق تھا۔ کہ بہت سے لوگ سورت سے بھڑوچ چلے آئے۔ اور آپ کے ہمراہ پیدل سورت تک گئے۔ آپ کے استقبال کی سورت میں بڑے سج دھج سے تیاریاں ہو رہی تھیں چار پانچ میل تک سینکڑوں مرد و زن آپ کے استقبال کو آئے شہر میں پہنچتے پہنچتے تقریباً پندرہ ہزار آدمیوں کا ہجوم ہو گیا۔ اور دور تک لوگوں کی دورویہ قطاریں صف باندھے کھڑی تھیں سنگھ کا عقیدت نشان باجے کے ساتھ سرو قد جھنڈے لہراتے ہوئے اور جین دھرم کے جے کارے بلاتے ہوئے اور خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے مہاراج صاحب کے ہمراہ برہنہ پا چل رہے تھے۔

آپ کے فراخ چہرے اور خندہ پیشانی کو دیکھ کر لوگ پوچھتے تھے کہ یہ عالی جاہ مہاتما کون ہیں۔ غرض جس شان و شوکت سے اِس جگہ استقبال ہوا۔ گجرات میں اور کہیں نہیں ہوا تھا۔

آپ کو بڑا چوہٹہ کے فراخ اپاسرہ میں آتارا گیا۔ وہاں پہنچتے ہی آپ نے حسبِ دستور ایک فصیح ویاکھیان دیا۔ اور حاضرین پر جین دھرم کی فضیلت ظاہر کی۔ امرت کی مانند دھرم اُپدیش کو سن کر سورت نواسی نہایت خوش ہوئے۔ اگلے ہی روز کئی جین ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی" کے پریسیڈنٹ اور سکریٹری معہ دیگر کارکنان کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ایسوسی ایشن کے قایم ہونے کی خوشخبری سنائی۔ ملکی آزادی اور ترقی کی لہر کے زیر اثر بمبئی کے تعلیم یافتہ اشخاص نے اِس ایسوسی ایشن کو قایم کیا تھا۔ اِس کا مقصد جین سماج میں اتفاق اور اتحاد پیدا کر کے سماجک اور دھارمک نقائص کو دور کرنا اور جین سماج میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ ایسوسی ایشن کے سرگرم ممبران اِس کی شاخیں بڑے بڑے شہروں میں جاری کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اِس غرض سے وہ سورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے کارکنان کو اِس نیک کام کے تکمیل کرنے کے لئے اشیرباد دی اور اپنی مدد کا یقین دلا کر اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ جلد ہی سورت میں اور گجرات کے کئی ایک شہروں میں ایسوسی ایشن کی شاخیں قایم ہو گئیں۔

آپ نے حاکم منی کی تصنیف کی ہوئی کتاب ادھیاتم سار پر

چودہ سوال تحریر کئے۔ اور ایسوسی ایشن کی معرفت حالکم منی سے جواب طلب کیا۔ مگر اس نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ آپ نے اُسے مباحثہ کے لئے چیلنج دیا۔ مگر اس نے تحریری سوال و جواب سے فیصلہ کرنے کی رضامندی ظاہر کی۔ ادھیا تم سار کتاب پر سوال و جواب ہوتے رہے۔ اخیر میں تمام مسودہ اکٹھا کر کے "جین ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی" کے پاس بھیجدیا گیا۔ ایسوسی ایشن نے مسودہ کو ہندوستان کے مختلف حصص میں جین پنڈتوں۔ سادھوؤں اور یوجوں کے پاس رائے زنی کے لئے بھیجدیا۔ سب نے اتفاق رائے سے حالکم منی جی کی کتاب پر آپکے اٹھائے ہوئے سوالوں کو معنی خیز تسلیم کیا اور حالکم منی کے جوابات کو نہایت غیر تسلی بخش قرار دیا۔ مسودے کو معہ رائے جو موصول ہوئیں بمبئی ایسوایشن نے اپنی برانچ کے پاس سورت بھیجدیا۔ شری سنگ کی ایک میٹنگ بلاکر حالکم منی جی اور اُن کے پیروؤں کے روبرو تمام مثل کو پڑھ کر سنایا گیا۔ حالکم منی کی کتاب غلط قرار دی گئی۔ اور اُسے درست کرنے کی ہدایت کی گئی جسے حالکم منی نے شرمندگی کے باعث تسلیم کر لیا۔

اصلاح کے جو کام احمد آباد میں شروع کئے گئے تھے اُنھیں اس جگہ بھی دُہرایا گیا۔ سورت میں لڈوا شری مال اور دیگر جاتیوں کے جینیوں کے درمیان سخت کش مکش تھی۔ ایک طرف اوسوال۔ پوربال وغیرہ نے لڈو شریمال جینیوں کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ آپ اتحاد کے لئے کھڑے تھے اور اس مقصد میں

احمد آباد جیسے شہر میں کچھ کامیابی بھی حاصل کر چکے تھے - مگر اِس جگہ کشیدگی بہت زیادہ تھی - باوجودیکہ لڈوا شری مال بنیے جین دھرمی تھے اُن کے ساتھ رشتہ ناطہ کھانا پینا اور یہاں تک کہ بات چیت کرنا بھی بند تھا - ایسے حالات کو دیکھ کر آپ کو سخت افسوس ہوا - اور آپ نے اِس شرمناک وطیرہ کی سخت مذمت کی - آپ کہتے تھے کہ سودھرمی بھائی کا رشتہ حقیقی بھائی سے بھی بڑھ کر ہے - پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے - کہ لڈوا شری مال جینیوں کو حقارت سے دیکھا جائے جین دھرم نہایت فراخ ہے سچے جینی کے دل میں پرانی ماتر کے لیے درد اور محبت ہونی چاہیئے - پھر یہ کس طرح ممکن ہے - کہ بھائی بھائی کا بائیکاٹ کرے - آخر ان کا قصور کیا ہے - اِس سوال کا جواب کوئی نہ دے سکتا تھا بہت مدت سے ایسے ہی تعلقات چلے آتے تھے - وجہ کچھ معلوم نہ تھی - اور لوگ لکیر کے فقیر باپ دادا کی پیروی کر رہے تھے - اس دقیانوسی خیال کو آپ نے پارہ پارہ کر دیا - اور اپنے مسلسل اپدیشوں سے بہت سے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دیا کہ جینی جینی کو باہم محبت اور اُلفت سے رہنا چاہیئے - ایک دوسرے سے نفرت کرنے کا زمانہ گذر گیا ہے اب تو باہم مل جُلنے کا دور آیا ہے - اِس سوال کو حل کرنے کیلئے مختلف جاتیوں میں سے ایک ایک نمائندہ چنا گیا - اور وہ اِس سوال کو تسلی بخش طور سے حل کرنے کے لئے مہاراج صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے - اِن سب نے آپ کے فرمان کو بسر و چشم قبول کر لیا - لیکن جب

علی جامہ پہنانے کا وقت آیا۔ تو چند ایک دقیانوسی فسادیوں نے اس کے خلاف شور و شر برپا کیا۔ اور آخر غالب آ گئے۔ سورت نواسی جینیوں کے سر کو ہمیشہ کے لئے اس نیک کام کو سرانجام نہ دینے کا دھبہ رہے گا۔ پھر بھی آپ کی کوششوں کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ لڈوا شری مال جینیوں کو دھارمک کاموں میں دوسری جاتیوں کے حقوق حاصل ہو گئے۔ اور جو نفرت پہلے کی جاتی تھی وہ کافور ہو گئی۔ وہ باقاعدہ سُو دھرمی وتسلوں میں شریک ہونے لگے۔ مگر بیاہ شادی کے موقعوں پر انہیں ساتھ ملانے کی بندش ہی رہی۔ احمد آباد کی طرح اس جگہ بھی بہت سا روپیہ پستک بھنڈار۔ جین اُدّھار اور گیان پرچار کے لئے اکٹھا ہوا۔

ان دنوں ریسرچ سکالر جین آچاریوں کی پٹاولیاں (شجرۂ نسب) مرتب کر رہے تھے مگر پوری واقفیت نہ ہونے کے باعث بہت سی غلطیوں کا شکار ہو رہے تھے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سورت میں آپ نے ایک کتاب جین مت برکش کے نام سے تیار کر کے شائع کرائی۔

چترماس کے اختتام پر جین ایسوسی ایشن آف انڈیا بمبئی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن سیٹھ پریم چند رائے چند۔ سیٹھ ہیر چند دیپ چند۔ سیٹھ دھرم چند اودے چند۔ مسٹر ہیر چند راگھوجی گاندھی جیسے برگزیدہ اصحاب پر مشتمل بدیں غرض آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آئندہ چترماس بمبئی میں کیا جائے۔ آپ نے ڈیپوٹیشن کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرا دلی ارادہ بمبئی جا کر جین ایسوسی ایشن آف

انڈیا" کے کارکنان کی سرگرمیوں کے مرکز کو مضبوط بنانے کا ہے۔ مگر وہاں جانے میں وقت بہت صرف ہوتا ہے بمبئی کی طرف جا کر دو چار سال اُدھر ہی لگ جانا کچھ تعجب نہیں۔ ابھی کاٹھیاواڑ گجرات میں ہی بہت کام باقی ہے۔ پنجاب کے جینی اگرچہ پختہ ہیں۔ پھر بھی مندر بنوا کر انھیں دیو پوجن میں لگانا ہے اور گیان پرچار کی طرف انھیں راغب کرنا ہے اس لئے اُدھر بھی دو چار سال میں ضرور جانا ہو گا۔ آپ ایک کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے کام کو ہاتھ میں لینا پسند نہ کرتے تھے ڈیپوٹیشن نے پنجابی جینیوں کی مدد اور گجرات میں اصلاح کے کام کو ہاتھ میں لینے کا مہاراج صاحب کو یقین دلایا۔ پھر بھی آپ نے اس وقت بمبئی جانے کا اقرار نہ کیا۔ ایسوسی ایشن کی ہر طرح سے مدد کرنے کا خیال ظاہر کیا۔

اس ڈیپوٹیشن کے ہمراہ سیٹھ موتی شاہ کا خانہ داماد سیٹھ لیلا چند جو اس وقت موتی شاہ کی ٹونک پالی تانہ کا ہر طرح مختار تھا۔ شامل تھا۔ آپ نے موقع کو غنیمت سمجھ کر اس سے سہسر پھنا پارش ناتھ جی کی مورتی مانگی۔ سیٹھ لیلا بھائی نے دست بستہ عرض کی کہ میں آپ سے کبھی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر آپ چاہیں تو ایک کیا دس مورتیاں پنجاب میں روانہ کر سکتے ہیں۔ آپ نے اُسی وقت سیٹھ جی سے چٹھی لکھوا کر منیب کو کہلا بھیجا کہ فلاں فلاں مورتی فلاں شخص کو بغیر حیل وحجت کے دے دو۔ خط کے پہنچتے ہی منیب نے بہت پیچ و تاب کھایا۔ اسکے حتی گورو بھی نادم ہوئے۔ مگر وہ بیچارہ کیا کر سکتا تھا لاچار سہسر پھنا پارش ناتھ جی کی مورتی دینی ہی پڑی۔

سورت کے چیترماس میں پنجاب کے کئی ایک شہروں سے لوگ آپ کے درشن کو آئے۔ چند ایک شہروں میں آپ کی ارسال کردہ مورتیاں پہنچ چکی تھیں۔ اور وہاں مندر تعمیر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ باقی شہروں کے لوگ بھی مورتیوں کے لئے درخواست کر رہے تھے۔ چیترماس ختم ہونے کے بعد بھی کئی ماہ تک آپ ضروری کام سرانجام دینے کے لئے سورت ہی ٹھہرے رہے چند ایک شراوکوں کے درمیان دیرینہ شکر رنجیاں چلی آرہی تھیں۔ اور بغض بڑھ رہا تھا جس سے شری سنگھ کے کام میں رکاوٹ پڑنے کا اندیشہ تھا۔ آپ کے اُپدیش سے چند ایک ایسے معاملات نہایت خوش اسلوبی سے سلجھ گئے۔

تقریبًا سات ماہ کے قیام کے بعد آپ معہ چیلوں کے سورت سے بھڑوچ آئے۔ اِس جگہ شُدرشنا راجکماری کا بنایا ہوا ایک نہایت قدیم مندر ہے۔ مسلمان فرمانرواؤں کے وقت میں زبردستی اِسے مسجد بنا دیا گیا تھا۔ جو اب جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ آپ اِس مسجد کو دیکھنے کے لئے سیٹھ انوپ چند کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ مسلمان مولویوں نے مسجد کے دروازہ پر تعظیم سے آپ کا استقبال کیا۔ عمارت کی بناوٹ کو دیکھتے ہی آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ مسجد کسی زمانے میں مندر تھا۔ جین مندروں کی طرح پرتمائیں رکھنے کی جگہ بنی ہوئی ہے۔ اور درودیوار پر نقاشی کا کام ہو بہو اُس زمانے کے جین مندروں کی مانند ہے جب آپ مسجد دیکھ رہے تھے۔ تب بہت سے مسلمان آپ کے گرد جمع ہو گئے

اور گفتگو کرنے لگے - آپ نے اُنھیں رحم کرنے کا اُپدیش دیا - اور اُن
کی ہی کتب سے حوالے دیکر بتایا کہ اگر خدا کی صفت رحیم ہے - تو
انسان کو بھی رحم کرنا لازم ہے - بات چیت کا نتیجہ یہ ہوا - کئی ایک
مسلمان آپ کے دیا کھیان میں آنے لگے - آپ نے بھی اہنسا
دھرم کی عظمت اور جیو دیا کے فوائد پر زور دیا - ساتھ ساتھ گوشت
خوری اور شراب نوشی کی پُرزور تردید کی - ایک ماہ کے قلیل عرصہ
میں کئی مسلمانوں نے گوشت خوری اور شراب نوشی کو ترک کر دیا -

"پالی تانہ کا چترماس اور آچاریہ پدوی"

سیٹھ انوپ چند پہلا شخص تھا۔ جس نے آپ شری جی سے بکرم سمت ۱۹۴۳ کا چترماس پالی تانہ کرنے کی درخواست کی۔ آج سے تینتالیس برس پیشتر پالی تانہ کی وہ حالت نہ تھی جو اب نظر آتی ہے۔ وہاں پر جتیوں کا بہت زور تھا۔ سادھوؤں کے لئے چترماس کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ اگرچہ وہاں ۵۰۰ سے زائد جینیوں کے گھر تھے۔ مگر ان کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔

جب آپ بھڑوچ سے روانہ ہوکر بڑودہ پہنچے تو وہاں بھی سیٹھ گوکل بھائی نے بکرم سمت ۱۹۴۳ کا چترماس پالی تانہ کرنے کی التجا کی گوکل بھائی کو اس میں بہت فائدہ نظر آتا تھا۔ ایک تو آپ کے نیک بخت اور بلند ستارے سے جتیوں کے دب جانے کا یقین تھا۔ دوسرے ٹھاکر صاحب پالی تانہ سے شترنجے پہاڑ کی نسبت دیرینہ تکرار تھی۔ آپ کی موجودگی میں اس کے ہمیشہ کے لئے رفع ہو جانے کا خیال تھا۔ علاوہ ازیں جینی لوگ شترنجے تیرتھ پر ایک چترماس گذارنا نہایت ثواب کا کام

تصور کرتے ہیں۔ شری آنند وجے جی جیسے رتن مہاتما کا چترماس
ہونے سے شراوکوں کو بھی وہیں چترماس کرنے کی بہت کشش
ہو سکتی تھی سیٹھ گوکل بھائی نے فوراً سورت۔ بھڑوچ۔ بمبئی۔
احمد آباد۔ کھمبات وغیرہ بڑے بڑے شہروں کے سیٹھوں کو
چٹھیاں لکھ دیں۔ کہ اگر آنند وجے جی مہاراج پالی تانہ چترماس
کریں۔ تو کیا وہ بھی وہیں چترماس کرنے کو تیار ہیں۔ تمام نے
مثبت میں جواب دیا۔ وہ خطوط گوکل بھائی نے مہاراج صاحب
کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ آپ نے کسی قسم کا اقرار کرنے سے
پیشتر اپنے تمام چیلوں کو اکٹھا کیا اور پالی تانہ چترماس کرنے کے
لئے ان سے پوچھا۔ یکزبان سب نے ہاں کہی۔ مگر آپ نے
انھیں بتایا۔ کہ وہاں آہار پانی کی دقت آنا اغلب ہے چیلوں نے
جواب دیا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ شری شترنجے جی جیسے تیرتھ پر تپ
کرنا ہی لازم ہے۔ ہم سب تپسیا کریں گے۔ اور آہار کی نسبت
ضرورت نہ ہوگی۔ آپ ایسا جواب سنکر بہت خوش ہوئے
اور آئندہ چترماس پالی تانہ کرنے کا قصد کر لیا۔

احمد آباد سے ایک خط سیٹھ دلپت بھائی کا موصول ہوا جس
میں تحریر تھا۔ کہ چند نوجوان جو معزز خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔
اور انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہیں۔ پادریوں کے بہکانے
سے عیسائی ہونے والے ہیں۔ آپ جلد احمد آباد تشریف لانے
کی کرپا کریں۔ آپ بڑودہ سے روانہ ہو کر جلد ہی احمد آباد آ پہنچے۔
اور عیسائی مت کی پول پر ایک ظاہر ویاکھیان دیا۔ آپ نے

اچھی طرح ثابت کر دکھایا کہ عیسائی مت میں جتنی خوبیاں ہیں ۔ وہ سب جین
مت سے اخذ کی گئی ہیں بائبل میں سے کئی ایک جوک ایسے آپ نے دیئے جس سے
پبلک پر آشکار ہو گیا ۔ کہ بائبل میں ایسے واقعات درج ہیں ۔ جن کا
ظہور پذیر ہونا ناممکن ہے پادری لوگ سنسکرت اور پراکرت سے ناواقفیت
کے باعث ہندوستانی کتب مقدسہ کو صحیح معنوں میں نہیں سمجھتے اور
من گھڑت مطلب نکالکر مضحکہ اڑاتے ہیں ۔ آپ نے کہا کہ وہ لوگ
جو شیشے کے مکانوں میں رہتے ہوں ۔ انھیں دوسروں پر پتھر نہیں
پھینکنے چاہئیں ۔ دوسروں کے نقائص نکالنے سے پہلے پادریوں
کو بائبل کا مطالعہ اچھی طرح کر لینا چاہیئے ۔ وہ ہندوستانی تہذیب
کو جنگلی تہذیب کہتے ہیں ۔ اور قدیم رشیوں منیوں کو وحشی بتاتے ہیں ۔
جو دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے ۔ وہ دروپدی اور کنتی جیسی
دھرم مورت دیویوں پر فحش حملے کرتے ہیں ۔ اور انگریزی پڑھے ہوئے
نوجوانوں کو بتاتے ہیں ۔ کہ ہندوستانی جنھیں مہاپرش کہتے ہیں
وہ بداخلاق تھے اور ننگے رہتے تھے ۔ ایسی ایسی باتیں محض ناواقف
لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کہی جاتی ہیں ۔ آپ نے کہا ۔ کہ سمجھ دار
لوگوں کو عیسائی بننے سے پیشتر اپنے اور عیسائیوں کے اتیہاس کو
پڑھ کر مقابلہ کر لینا چاہیئے ۔ پھر انھیں اچھی طرح معلوم ہو جائے گا ۔
کہ ہمارے مہاپرش کس کیرکٹر کے دھرماتما تھے اور ان کے رہنماؤں
نے کیا کیا کارروائیاں کیں یاد رہے کہ جس وقت ہندوستانی
تہذیب عروج پر تھی اور اہنسا دھرم کا سکہ جما ہوا تھا ۔ اس وقت
مغربی قومیں بھی وحشی تھیں ۔ تواریخ اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہے

کہ جلد ہی وقت آئے گا جب مغربی لوگ قدیم رشیوں اور منیوں کے کارہائے نمایاں کو عزت اور تعظیم کی نگاہوں سے دیکھنے لگیں گے اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش کی ضرورت کو محسوس کرنے لگیں گے۔ وہ ابھی دروپدی اور کنتی کی بزرگی کو نہیں سمجھتے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ کنواری کنتی کے کرن کیسے پیدا ہوا اور وہ سورج دیوتا کا لڑکا کیونکر کہا جاتا ہے اگر وہ یہ جاننا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے پاس چلے آویں ہم اُن کے شکوک کو مدلل ثبوتوں سے رفع کر دیں گے مگر انھیں چاہئے کہ بائبل کا مطالعہ اچھی طرح کر کے آویں کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ اُن کے پیغمبر حضرت مسیح ایک کنواری لڑکی مریم سے پیدا ہوئے تھے۔ اور وہ اُسے خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور وہ ایسی باتوں کو معجزے قرار دیتے ہیں اور اُن پر اعتقاد لاتے ہیں مگر ہمارے شاستروں میں بیان کئے ہوئے معجزوں کو جو زیادہ معنی خیز ہیں اور جنھیں آسانی سے عقل کی کسوٹی پر کسا جاسکتا ہے اُنھیں اُن سائنٹفک اور ناممکن پکارتے ہیں۔ تعصب کی پٹی اتار کر سچ اور جھوٹ میں تمیز کرنا چاہیے۔

اس دیاکھیان سے پادریوں میں کھلبلی مچ گئی اور اُنھوں نے جین دھرم کے خلاف زہر اُگلنا شروع کیا۔ آپ نے ترکی بترکی جواب دیا۔ اور لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ کہ پادریوں کے پاس سوائے مکر اور لالچ کے جال کے انسانوں پر قابو پانے کے لئے اور کوئی ہتھیار نہیں۔ مہاراج صاحب جس غرض سے احمد آباد تشریف لائے تھے وہ پوری ہوگئی۔ اور کئی نوجوان عیسائی بننے سے بچ گئے۔

جس روز آپ کو احمد آباد سے پالی تانہ کے لئے بہار کرنا تھا